شیخ الحدیث حضرت مولانا لطافت الرحمٰن سواتیؒ کی رحلت

قارئین الحق اور علمی حلقوں کیلئے یہ اطلاع یقیناً باعث صد افسوس وغم انگیز ہوگی کہ علم وادب کے آسمان کا ایک بہت ہی روشن اور منور ستارہ بھی ہم سے ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مرحوم کا انتقال رمضان ۱۴۲۳ھ کے آخری عشرہ میں اپنے آبائی گاؤں رونیال وادی سوات میں ہوا تھا۔ ادارہ کو بھی ان کی وفات کا علم کچھ عرصہ بعد ہوا۔ یہ امر انتہائی باعث تعجب ہے کہ ایک علم وتحقیق اور خصوصاً ادب عربی سے وابستہ ایک بہت بڑی شخصیت کا انتقال ہوا' اور اسکی اطلاع نہ تو قومی اخبارات میں اپنے لئے کوئی جگہ پاسکی اور نہ ہی الیکٹرانک میڈیا میں اور صد افسوس تو دینی صحافت پر ہے کہ اسمیں بھی حضرت مولاناؒ کے بارے میں کچھ بھی شائع نہ ہوسکا۔ بہر حال حضرت مولاناؒ کی تحریریں' علمی کمالات اور تدریسی خدمات اظہر من الشمس ہیں اور ان سے تا ابد زمانہ مستفید ہوتا رہیگا۔

ع حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را .... آپ کی ولادت 1340ھ 1920ء میں رونیال تحصیل مٹہ ضلع سوات میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر اور علاقہ میں ہی حاصل کی اور پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے برصغیر کی شہرہ آفاق دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور پورے سات سال وہاں رہ کر سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ' شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحبؒ حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ سرفہرست ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو متعدد خداداد صلاحیتوں سے مالا مال فرمایا تھا۔ ان میں تعلیمی قابلیت آپ کا سب سے نمایاں وصف تھا۔ ہمیشہ ہر جماعت میں اول آتے رہے اور خصوصاً دورہ حدیث میں آپؒ نے تینوں امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس موقع پر دورہ حدیث کے 314 طلباء سے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے آپ کے بارے میں یہ تاریخی کلمات فرمائے: ''دیکھو لطافت الرحمٰن عمر میں سب سے کم مگر علم میں تم سب سے زیادہ ہے' میں اس کو مدرسہ کی طرف سے ایک عدد دستی گھڑی' اوجز المسالک کی تین جلدیں اور دوسری چند کتابیں دے کر تمام شرکائے دورہ اور اساتذہ کرام اور عملہ کی طرف سے اس کو مبارکباد دیتا ہوں'' اس شہادت سے آپ کی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے پاکستان کے مختلف بڑے جامعات میں تدریسی فرائض بھی سرانجام دیئے۔ ان میں سرفہرست دارالعلوم حقانیہ ہے اس کے علاوہ دارالعلوم سیدو شریف سوات اور کراچی کے مختلف مدارس میں بھی شیخ الحدیث کی حیثیت سے آپ تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسکے بعد حضرت علامہ شمس الحق افغانیؒ کی کوشش پر آپ اسلامی یونیورسٹی بہاولپور آئے اور بائیس سال تک مذکورہ یونیورسٹی میں رہے۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے جس میں مشہور شیوخ علماء' دانشور اور بڑے بڑے اصحاب فضل شامل ہیں۔ آپ ''الحق'' کے ابتدائی لکھنے والوں میں سے تھے۔ اور آخر تک اسکے ساتھ رابطہ رکھا اور سرپرستی فرماتے رہے۔ قارئین الحق سے ان کیلئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ